جناب محمد عارف اقبال
مدیر اردو بک ریویو دہلی

پاکستان کے ایک معروف مذہبی رہنما
مولانا سمیع الحق: حیات وخدمات

سہ ماہی اردو بک ریویو ہندوستان کا علمی، ادبی اور تنقیدی مجلہ ہے، جس میں مختلف نوعیت کی علمی ادبی اور تحقیقی کتابوں پر تبصرے شائع ہوتے رہتے ہیں، برصغیر میں تبصرہ نگاری کے حوالے سے یہ اپنی نوعیت کا منفرد پرچہ ہے، رسالے کے مدیر محمد عارف اقبال صاحب نے مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی کتاب ''مولانا سمیع الحق: حیات وخدمات'' پر تحقیقی وتنقیدی تبصرہ کیا ہے۔قارئین الحق کے لئے پیش خدمت ہے .... (ابن مدنی)

زیرنظر کتاب مولانا سمیع الحق: حیات وخدمات، کے مؤلف مولانا عبدالقیوم حقانی (القاسم اکیڈمی، پاکستان) کا پسندیدہ موضوع تذکرہ وسوانح رہا ہے انہوں نے جن معروف شخصیات کی سوانح مرتب کی ہیں ان میں علامہ انورشاہ کشمیری، مولانا سید حسین احمد مدنی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، سید سلیمان ندوی، سید شبیر احمد عثمانی، مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا سید اسعد مدنی، مولانا محمد قاسم نانوتوی اور مولانا ابوالکلام آزاد شامل ہیں انہوں نے اپنے مربی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی سوانح بھی مرتب کی اور ان کی مجالس کے افادات و ارشادات کو چن چن کر ''صحبتے با اہل حق'' کے نام سے ایک حسین گلدستہ کے طور پر پیش کیا مولانا سمیع الحق ،مولانا عبدالحق کے صاحبزادے ہیں جن کی دینی، علمی، فکری اور سیاسی سرگرمیوں کو بڑی محنت اور عرق ریزی سے مولانا حقانی نے دو جلدوں میں یکجا کرنے کا فریضہ ادا کیا ہے، مولانا عبدالقیوم حقانی ساٹھ سے زائد دینی علمی کتابوں کے مؤلف ومرتب ہیں تذکرہ اور سوانح کے علاوہ احادیث اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا مرغوب موضوع ہے شرح صحیح مسلم (۷ جلدوں میں) اور شرح شمائل ترمذی (تین جلدوں میں) بھی شائع ہوئے۔

زیرنظر کتاب کے صفحہ نمبر ۳ پر فاضل مولف نے کتاب سے متعلق درج ذیل عبارت بھی شائع کی ہے ''تذکرہ وسوانح شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق'' جو ایک مرد مجاہد کی کہانی ہی نہیں ایک عہد کی تاریخ

ہے اور داستان سبق آموز بھی ہے، مولانا سمیع الحق کے علم وقلم ،ادب وتاریخ ،درس وتدریس ،اعلاء کلمۃ الحق ، شریعت بل اور نفاذ شریعت کی تحریک قومی وملی اور سیاسی خدمات ،قادیانیت سمیت تمام فرق باطلہ کا تعاقب ، افغان جہاد اور تحریک طالبان سے لے کر دفاع پاکستان کونسل تک معرکۃ آرائیوں کے دلچسپ تاریخی مراحل...تقریباپون صدی پر مشتمل دلآویز ،سبق آموز داستان عزیمت ۔"

اس کتاب پر مولانا سمیع الحق کے قلم سے ان کی تائید اور دعاؤں کے حصول کیلئے تین صفحات بھی شامل کیے گئے ہیں مولانا سمیع الحق نے لکھا ہے کہ"تصنیف وتالیف کا کام اس کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ کسی کوہ کن کا جوئے شیر لانے سے بھی مشکل ہے ،مگر اللہ تعالیٰ نے مولانا حقانی کے لئے یہ کام ایسا سہل اور موم بنادیا ہے جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے آہن وفولاد کہ جیسے چاہا اسی سانچے میں ڈھال دیا...."

مولانا عبدالقیوم حقانی نے اپنے استاد مولانا سمیع الحق کی سوانح اور ان کی حیات کی تمام تر سرگرمیوں اور جدوجہد کو عقیدت سے سمیٹنے کی کوشش کی ہے مولانا حقانی نے عرض مولف کے ذیل میں بڑے افسانوی انداز میں لکھا ہے :"مولانا سمیع الحق کا نام زبان پر آتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ کسی گلستان ہزار رنگ کی دل آویز داستان کھل گئی ہے اور ایک بلبل ہزار داستان ہے جو اپنے نوع بہ نوع نغموں سے سیر کنندگان گلستان کے دلوں کو لبھا رہا ہے موصوف مختلف الجہات شخصیت کے مالک ہیں .." ایک جگہ لکھتے ہیں :"وہ ایک ایسے عالم دین ہیں جن کی رہنمائی کا دائرہ مسجد ومدرسہ سے لے کر پارلیمنٹ اور سیاست کے میدانوں تک وسیع ہے ۔پاکستان میں نفاذ شریعت کی تاریخ میں ان کی رہنمائی کے نقش ثبت ہیں ۔شریعت کے حوالے سے جب بھی کوئی کڑا وقت آیا ہے اور کسی بھی فتنے نے جب بھی سراٹھایا مولانا سمیع الحق فوراً میدان عمل میں اترے اور فتنوں کا تعاقب کیا۔"

پاکستان کی معروف علمی ،مذہبی وسیاسی شخصیت مولانا سمیع الحق (3 ستمبر 1936) کا آبائی تعلق اکوڑہ خٹک سے ہے ۔ان کے جد امجد مولانا اخوند زادہ عبدالرحیم اپنے خاندان کے ہمراہ 1761 کے قریب تبلیغ دین کے سلسلے میں اکوڑہ خٹک میں آباد ہوئے ان کے والد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق (پ:1880) اپنے وقت کی نامور علمی شخصیت ،بہترین مدرس اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مؤسس ومہتمم تھے ،وہ دارالعلوم دیوبند میں بھی استاد رہے کہا جاتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے بعد یہ جنوبی ایشیاء کی سب سے بڑی آزاد اسلامی یونیورسٹی ہے ۔ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا قاری محمد طیب مرحوم نے فرمایا تھا کہ دارالعلوم حقانیہ دیوبند ثانی ہے ۔" اسی یونیورسٹی یعنی جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے طالبان تحریک کے رہنما ملا عمر کا خاص تعلق تھا۔

مولانا سمیع الحق نے اسی دارالعلوم حقانیہ میں دورۂ حدیث مکمل کیا اور اسی سال شیخ التفسیر مولانا احمد

علی لاہوری سے دورہ تفسیر بھی مکمل کیا اور اس کے ساتھ ہی جامعہ حقانیہ میں درس و تدریس کا آغاز کیا اور اب بھی حدیث کی اعلیٰ کتابوں کا درس دیتے ہیں فاضل مؤلف کے نزدیک مولانا سمیع الحق ایک اچھے شیخ و مربی اچھے صحافی ،انشا پرداز ،محدث ،فقیہ ،اچھے متکلم ادیب ،اس کے ساتھ ہی ایک راسخ العقیدہ عالم دین ہیں، ۷۵ سالہ مولانا سمیع الحق کا یہ تعارف بھی کرایا گیا ہے کہ قومی وملی ،سیاسی انقلابی درسی وتدریسی ،جہادی ودعوتی ،تصنیفی اور ادبی حلقوں میں ان کی ذات ایک حوالے کا درجہ رکھتی ہے ۔اپنی تمام تر سرگرمیوں کے ساتھ مولانا سمیع الحق نے ماہنامہ الحق کا اجراء ستمبر 1965 میں کیا، اس کے مدیر کی حیثیت سے انہوں نے پاکستانی سیاست ہی کو نہیں بلکہ دینی وسماجی حلقے کو جھنجھوڑنے کا کام کیا ۔یہ پرچہ اب بھی جاری ہے اس پرچہ پر معروف دانشوروں ،صحافیوں ،علماء ادیبوں اور سیاست دانوں کی آرا بھی کتاب میں شامل ہیں۔

مولانا سمیع الحق کے والد اور بانی ومہتمم جامعہ حقانیہ مولانا عبدالحق نے یحییٰ خان کے دور حکومت میں 1971 کے معرکۃ الآراء انتخاب میں حصہ لیا اور قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ۔پارلیمنٹ میں مسلمان کی تعریف اور سود کی حرمت ،کے عنوان سے ان کا خطاب بے حد مشہور ہوا۔ دیوبندی مکتبہ فکر کے حامل مولانا عبدالحق نے تدریس کے ساتھ سیاسی خدمات کا سلسلہ بھی جاری رکھا کیونکہ ان کے نزدیک اسلام میں سیاست دین سے جدا نہیں ۔لیکن یہی بات دعوتی وتحریکی حلقہ سے کہی گئی تو ہندوپاک کے تبلیغی اور دیوبندی حلقے نے اسے دین کے منافی قرار دیا اس کے بعد 1985 کے الیکشن میں مولانا عبدالحق قومی اسمبلی اور ان کے بیٹے مولانا سمیع الحق سینٹ کے رکن منتخب ہوئے فاضل مؤلف نے لکھا ہے کہ سینٹ میں پرائیوٹ شریعت بل ،متحدہ علما کونسل ،قائد شریعت کا اعزاز ،اراکین پارلیمنٹ کے نام فکر انگیز مکتوب ،پارلیمنٹ کے سامنے احتجاجی مظاہروں کی قیادت پاکستان میں عورت کی حکمرانی کے خلاف مولانا سمیع الحق کا پارلیمنٹ میں تعمیری اور تاریخی کردار ،اسلامی جمہوری اتحاد کی صدارت اور میاں نواز شریف کے لیے مولانا سمیع الحق کا ایثار ،متحدہ دینی محاذ اور انتھک سیاسی جدوجہد جو آج بھی جاری وساری ہے جامعہ حقانیہ کا ایک روشن باب ہے فاضل مؤلف نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ یورپ ،امریکہ اور افریقہ سمیت پورے برصغیر میں حقانیہ کی دینی ،تعلیمی ،تالیفی ،تصنیفی ،فقہی اور مذہبی خدمات کا ہر شہر اور ہر دیہات میں چرچا ہے حقانیہ نے ہزاروں مفتی ،محدث ،مفسر ،محقق ،مؤرخ ،معلم ،مبلغ ،مناظر مدبر ،مفکر ،شاعر اور روحانی مربی وصوفی پیدا کیے۔

''مولانا سمیع الحق : حیات وخدمات'' کی دونوں جلدوں کے مشمولات کل 21 ابواب میں تقسیم کیے گئے ہیں ہر باب کے متعدد ذیلی عنوانات کے تحت معلومات فراہم کی گئی ہے تقریب فہم کے لئے ابواب پر ایک طائرانہ نظر ضروری ہے ملاحظہ کیجئے :(۱) پیدائش ،ابتدائی تعلیم وتربیت ،تحصیل وتکمیل علم ،تذکرہ الاساتذہ

اور سندات (۲) درس وافادہ ،انداز تدریس وتقریر درسی خصوصیات وامتیاز (۳) جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی تعمیر وترقی (۴) ماہنامہ الحق آغاز ورفتار کار ثمرات اور انقلابی اثرات (۵) تصنیف وتالیف ،تعزیتی شذرے اور ذوق شعروادب (۶) ردفرق باطلہ : قادیانیت رافضیت اور پرویزیت وغیرہ (۷) تحفظ ناموس صحابہ واہل بیت (۸) تجدد ،استشراق اور ماڈرن ازم کا فکری وعملی تعاقب (۹) سائنس کی فتنہ سامانیاں : اسلام اور عہد حاضر کے سائنسی کارنامے (۱۰) مشن ،دینی مقاصد اور اسلامائزیشن کے لیے سیاسی اور جماعتی جدوجہد (۱۱) نفاذ شریعت کی جدوجہد ،سیاسی وپارلیمانی کردار ،ایوان میں شریعت بل کا معرکہ (۱۲) عورت کی حکمرانی کے خلاف جدوجہد (۱۳) جہاد افغانستان میں مولانا سمیع الحق کا کردار (۱۴) تحریک طالبان اور افغانستان کا اجمالی تعارف (۱۵) دفاع افغانستان وپاکستان کونسل کی تشکیل (۱۶) ملی یکجہتی کونسل کا قیام (۱۷) مواعظ ونصائح ، دعوت وتبلیغ خطبات (۱۸) مرد مجاہد کی بارگاہ میں (۱۹) بیرون ملک اسفار اسلام کی سفارت ودعوت اور پہلے سفر حرمین کی جھلکیاں (۲۰) مغرب کی یورش ویلغار: مولانا سمیع الحق کا اعلاء کلمۃ الحق (۲۱) تحریک طالبان پاکستان : امید ویاس اور سازشوں کے سائے۔

زیر نظر کتاب کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان کی سیاست میں یا دینی مذہبی اور سماجی حلقے میں جامعہ حقانیہ کے بانی اور وہاں کے علماء ہر محاذ پر مؤثر کردار ادا کرتے رہے ہیں۔اس کتاب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دارالعلوم حقانیہ جہاد افغانستان کی فوجی چھاؤنی تھا۔مولانا سمیع الحق نے افغانستان میں مولانا جلال الدین حقانی کے محاذ کا دورہ کرتے ہوئے افغان مجاہدین سے خطاب کیا۔مجاہدین کے کمانڈر، جامعہ دالعلوم حقانیہ آتے رہے اور وہاں ان کی تربیت بھی کی جاتی رہی اس کتاب میں مولانا سمیع الحق سے لیے گئے بین الاقوامی میڈیا کے نمائندوں کے انٹرویوز بھی شامل ہیں ان میں وائس آف امریکہ ،این بی سی نیوز ،ترکی ٹی وی ، فرانسیسی اخبار ، نیویارک ٹائمز ، بی بی سی لندن ، لبنانی ٹیلی ویژن ،گارڈین لندن کے صحافی (جون بون) وغیرہ خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

جامعہ حقانیہ میں بین الاقوامی شخصیات کی آمد اور ان سے مولانا سمیع الحق کی ملاقات کا احوال بھی کتاب کی زینت ہے نومبر 1999 میں جامعہ حقانیہ کی تقریب دستار بندی میں ملا محمد عمر کے لیے دارالعلوم کی طرف سے فراہم شدہ خصوصی سند تیار کرائی گئی جسے مولانا محمد مسلم حقانی اور مولانا نجیب اللہ کو دی گئی تاکہ وہ اس سند کو امیر المومنین کی طرف سے قبول کرکے ان کو پہنچائیں اس موقع پر مولانا سمیع الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حقانیہ ایک مدرسہ ایک انقلاب اور تحریک کا نام بن گیا ہے۔یہ لوگ کہتے ہیں کہ روس کو تہس نہس

کردیا اور افغانستان کو آزاد کرایا اور جہاد کیا اور اب نظام الٰہیہ کو قائم کیا...." (ج دوم ۔ص ۱۲۵) مولانا سمیع الحق نے جمعیت علماء اسلام کے سربراہ کی حیثیت سے طالبان کے حق میں اٹھ کھڑے ہونے کا اعلان کرتے ہوئے یہ بھی کہا کہ "ہماری قوم امریکہ کا مقابلہ غلیل اور پتھروں سے نہیں بلکہ ایٹم بم سے کریگی" (ص ۱۳۳ ج دوم) "صلیبی دہشت گردی اور عالم اسلام" کے عنوان سے حساس بین الاقوامی موضوعات کے تناظر میں عالمی اور مغربی میڈیا سے مولانا سمیع الحق کے دوٹوک مکالمہ پر مشتمل کتاب ہے۔(ج اول ص ۱۸۸)

مشاہیر بنام حضرت مولانا سمیع الحق کے حوالے سے فاضل مؤلف لکھتے ہیں کہ "علمائے دیوبند کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں یہ جو اسامہ بن لادن نے سعودی عرب کی بادشاہت کے خلاف جو غیر اسلامی حکومت ہے اس غیر اسلامی حکومت کے خلاف جو علم بغاوت بلند کیا ہے یہ نئی بات نہیں ہے بلکہ یہ حضرت مولانا حسین احمد مدنی کا موقف ہے۔اگر آپ ان کے خطبات کا مطالعہ کریں اور جمعیت علماء اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ جو باتیں اسامہ بن لادن آج کررہے ہیں حضرت مدنی ۷۵ سال پہلے فرمایا کرتے تھے۔" (ج دوم ص ۸۷)

مولانا سمیع الحق بھٹو کی پیپلز پارٹی حکومت کو لادینی حکومت سمجھتے تھے انہوں نے بے نظیر بھٹو کی حکومت میں عورت کی حکمرانی کے خلاف جنگ کا اعلان کیا تھا اس کتاب سے علوم ہوتا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے اکابر جامعہ حقانیہ (اکوڑہ خٹک) میں اکثر آتے تھے ، 11 اپریل 2001ء کو مولانا سید اسعد مدنی ،مولانا مرغوب الرحمٰن ،مولانا محمد عثمان اور مولانا عبدالحق اعظمی جامعہ حقانیہ تشریف لے گئے تھے جن کا استقبال وہاں کے اساتذہ اور ہزاروں طلباء نے فلک شگاف نعروں سے کیا تھا۔(جلد دوم صفحہ 294)

فاضل مؤلف مولانا عبدالقیوم حقانی یقینی طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مولانا سمیع الحق کی حیات وخدمات کو ان کی کتابوں ،ماہنامہ الحق کے متعدد شماروں اور خطابات کی مدد سے دوضخیم جلدوں میں دستاویزی کام انجام دیا ہے یہ کتاب نہ صرف پاکستان کی موجودہ سیاست اور مذہبی سرگرمیوں کو اجاگر کرتی ہے بلکہ افغانستان میں مجاہدین کے ذریعے روسی حملہ آوروں کے شکست کی داستان ہے اس کے ساتھ ہی تحریک طالبان ملا عمر اور پاکستان کی دیگر جہادی تحریکوں مثلاً حرکت المجاہدین، البدر، حزب المجاہدین، جمعیت المجاہدین، لشکر طیبہ وغیرہ کی سرگرمیوں اور ان سے وہاں کے مدارس بالخصوص جامعہ حقانیہ کے تعلق اور جذبات کو اجاگر کرتی ہے یہ کتاب افغانستان کے حوالے سے جہادی تحریکوں کی تاریخی دستاویز بن گئی ہے۔